تحریک مراکز یورپ وامریکہ پر والہانہ لبیک

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۹ / جون ۱۹۸۴ء بمقام مسجد فضل لندن)

تشہد وتعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے درج ذیل آیات تلاوت فرمائیں:

لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضٰى وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۙ﴿۹۱﴾ وَّلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَاۤ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَاۤ اَجِدُ مَاۤ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ۪ تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ ؕ﴿۹۲﴾ (التوبۃ: ۹۱-۹۲)

اور پھر فرمایا:

اس ماہ کے آغاز میں مَیں نے یوروپین مراکز کے قیام کے لئے تحریک کی تھی کہ دو مراکز کے لئے یورپ کے احباب چندہ دیں اور ایک مرکز اس سے انشاء اللہ تعالیٰ جرمنی میں بنانے کا ارادہ تھا اور ایک انگلستان میں۔ اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت نے غیر معمولی اخلاص کا نمونہ دکھایا ہے اور قربانی کے نئے سنگ میل رکھے ہیں۔ اسی طرح میں نے امریکہ میں پانچ مراکز کے لئے دو سال قبل تحریک کی تھی اور امریکہ کی جماعت کا ایک حصہ بھی خدا کے فضل سے قربانی کے معیار میں بہت آگے ہے اور بعض انفرادی نمونے قربانی کے تو حیرت انگیز ہیں لیکن ان دونوں مراکز میں جو اس وقت

صورت حال نظر آ رہی ہے وہ یہی ہے کہ اس تحریک کو مزید پھیلانا پڑے گا۔

جہاں تک امریکہ کا تعلق ہے امریکہ میں تو ابھی ایک حصہ ایسا ہے جو قربانی میں حصہ لینے کی استطاعت رکھتے ہوئے بھی حصہ نہیں لے رہا۔ معلوم ہوتا ہے امریکہ کی جماعت کا یہ حصہ عدم تربیت کا شکار رہا ہے اور اس طرف جماعت کو توجہ کرنی چاہئے اور ایک طبقہ ان میں سے ایسا بھی ہے جو خواہش رکھتا ہے، بلند ارادے رکھتا ہے لیکن ان کو توفیق نہیں ہے اور ایک مخلصین کا ایسا حصہ ہے کہ جو صف اول میں بھی سابقون میں ہیں یعنی صفِ اول کے اگلے حصوں میں نمایاں ہیں اور یہ وہ حصہ ہے جس کے متعلق میں نے تجربہ کیا ہے کہ جب بھی مجھے جماعت امریکہ کی طرف سے یہ اطلاع ملتی ہے کہ ابھی ضرورت پوری نہیں ہوئی ابھی ہم ضرورت سے پیچھے ہیں آپ دوبارہ تحریک کریں تو جب میں تحریک کرتا ہوں تو یہی لوگ دوبارہ پھر اسی میں حصہ لیتے ہیں اور سہ بارہ تحریک کروں تب بھی یہی لوگ حصہ لیتے ہیں اور آگے بڑھ جاتے ہیں پھر اور بعض تو اپنی استطاعت کے آخری کناروں تک پہنچ گئے ہیں۔ پہلے کسی نے اگر دس ہزار ڈالر کا وعدہ کیا تھا دوبارہ تحریک کی تو پچیس ہزار کا کر دیا حالانکہ دوبارہ ان کو تحریک نہیں کی گئی تھی۔ پھر جب تحریک کی گئی کہ ابھی امریکہ کی جماعت کو مزید ضرورت ہے تو پچیس کی بجائے پچاس ہزار کر دیا۔ تو گو شیخ مبارک احمد صاحب کا خط آیا تھا ان کو میں نے جواب یہ دیا ہے کہ اب میں امریکہ میں مزید تحریک نہیں کروں گا کیونکہ مجھے علم ہے کہ وہی لوگ جو حد استطاعت تک پہنچ چکے ہیں انہوں نے مزید قربانیاں کرنی ہیں اور اپنے وہ حقوق بھی وہ تلف کر دیں گے جن کے متعلق قرآن کریم حفاظت کرنے کی تلقین فرماتا ہے۔ اولاد کے بھی حقوق ہیں، دوسرے بھی حقوق ہیں، نفس کے بھی حقوق ہیں اور یہ نہیں ہوسکتا کہ خلیفہ وقت اس جرم میں شریک ہو جائے کہ اتنا زیادہ قربانی طلب کرے اور قبول کرلے کہ جو قرآن کریم کی ہدایات کے خلاف ہوں۔

آنحضرت ﷺ نے قرآن کریم کو سمجھنے کے بعد جو تفصیلات کے ساتھ ہمارے سامنے نقشہ کھینچا ہے کہ اس قسم کی قربانی ہونی چاہئے، یہ یہ حقوق ہیں جو ادا ہونے چاہئیں، ان کو ملحوظ رکھنا پڑے گا اور ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ چنانچہ بعض اوقات آنحضرت ﷺ نے قربانی رد فرما دی کہ نہیں تمہاری اولاد کا حق ہے اور یہ بھی فرمایا کہ خدا یہ پسند نہیں کرتا کہ اپنی اولاد کو فقیر چھوڑ جاؤ اور اتنی زیادہ قربانی پیش کرو۔

تو بہر حال ایسے لوگ جو جس حد تک ممکن تھا قربانیاں کر چکے ہیں ان سے مزید کا مطالبہ نہیں

ہوسکتا اور ایسے لوگ جو قربانی کی خواہش رکھتے ہیں اور قربانی کی توفیق نہیں پاتے ان کے اوپر بھی کوئی شکوہ نہیں کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ میں اس لئے بیان کرنا چاہتا ہوں آج کہ کثرت سے مجھے ایسے خطوط آرہے ہیں جو نہایت دردناک ہیں، یورپ سے بھی اور دوسری جگہوں سے بھی اور وہ جب قربانیوں کا حال سنتے ہیں جو بیان کیا جاتا ہے خطبوں میں تو تڑپ جاتے ہیں اور بے انتہا درد کا اظہار کرتے ہیں کاش ہمارے پاس کچھ ہوتا تو ہم وہ پیش کر سکتے۔ بعض خود بیچارے محتاج ہیں، قرضوں میں دبے پڑے ہیں، بعض ایسے ہیں جن کو نان ونفقہ کی بھی کوئی ضمانت نہیں ہے تو یہ لوگ تو ہماری دعاؤں کے محتاج ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرے، ان کی ضرورتیں پوری فرمائے اور ان کی خواہشیں پوری فرمائے۔ ان کے لئے خوش خبری یہ ہے، ایسے لوگ جو استطاعت نہیں رکھتے لیکن تمنا رکھتے ہیں تو ان کا بھی قرآن میں بڑے پیار سے ذکر ہے۔ ایسی کامل کتاب ہے ایسی عظیم الشان کتاب ہے کہ اس کی کوئی نظیر دنیا میں آپ کو نظر نہیں آسکتی۔ صرف صف اول کی قربانی کرنے والوں کا محبت سے ذکر نہیں فرماتی بلکہ وہ جو قربانیوں سے محروم ہیں لیکن دل میں اخلاص رکھتے ہیں ان کا بھی بڑے ہی پیار اور بڑی ہی محبت سے ذکر فرماتی ہے چنانچہ یہ آیات جن کی میں نے تلاوت کی تھی ان آیات میں ان ہی خوش قسمتوں کا ذکر ہے جن کے پاس کچھ نہیں لیکن ایک نیک تمنا رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کا بھی بڑی محبت اور بڑے پیار سے ذکر فرمایا ہے۔ فرماتا ہے۔ لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ وَلَا

لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ کہ دیکھو میرے کمزور بندوں پر کوئی حرج نہیں، ان پر زبان طعن دراز نہیں کرنی تم نے، ان کو تحقیر کی نظر سے نہیں دیکھنا اور مریضوں پر بھی کوئی حرج نہیں اور ان لوگوں پر بھی حرج نہیں جو چاہتے ہوئے بھی اپنے پاس کچھ نہیں پاتے کہ وہ خدا کی راہ میں خرچ کرسکیں۔ شرط یہ ہے کہ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ کہ ان کے دل میں اللہ اور رسول کی خالص محبت ضرور ہو، اگر وہ خدا اور رسول سے محبت رکھتے ہیں تو ان لوگوں پر پھر کوئی حرج نہیں ہے۔

نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ کا ایک دوسرا معنی یہ ہے جس کی سند حدیث سے بھی ملتی ہے کہ اگر وہ خرچ کرنے کے لئے کچھ نہیں پاتے یا جسمانی استطاعت نہیں رکھتے کہ قربانی کے میدانوں میں آگے بڑھ سکیں جسمانی طور پر اور وہ خدا اور رسول کی خاطر نیک نصیحت کرتے ہیں تو ان پر بھی کوئی

حرج نہیں، ان کی طرف سے وہ نیک نصیحت ہی قبول کر لی جائے گی۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے ایک موقعہ پر فرمایا کہ وہ لوگ جن کے پاس خرچ کرنے کے لئے کچھ نہیں ہے اگر وہ نیک نصیحت ہی کر دیں تو یہی اللہ کی راہ میں قبول ہو جائے گا ایک صدقے کے طور پر۔

مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ. فرمایا ہر وہ جو احسان کرنے والا ہے۔ جو اپنے اعمال کو حسن بخشتا ہے اس کے اوپر کوئی حرج نہیں ہے۔ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور اللہ تعالیٰ تو بہت ہی بخشش کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ ایسی تحریک کرے جس کے نتیجہ میں بجائے اس کے کہ وہ رحم کرنے والا ثابت ہو الٹا ظلم کرنے والا ثابت ہو جائے۔ وہ تو تمہارے ان حالات پر تمہاری دردناک حالتوں پر بڑی رحمت کی نگاہ فرما رہا ہے اور تم سے مغفرت کا سلوک فرما رہا ہے ان نیکیوں کے متعلق جو تم نہیں کر سکتے۔ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ میں بہت بڑی خوش خبری ہے ان لوگوں کے لئے فرمایا تم تو یہ رو رہے ہو، اس قدر درد کا اظہار کر رہے ہو کہ ہم کچھ خرچ کر نہیں سکتے ہمارا کیا بنے گا؟ خدا کہتا ہے کہ تمہاری یہ ادا ہمیں پسند آ گئی تمہارے لئے تمہارا خدا غـــفـــور بن کے ظاہر ہوگا۔ تمہاری بخششیں کرے گا اس خواہش پر کہ کاش کچھ ہوتا تو ہم خرچ کر سکتے اور بڑی رحم کی نگاہ سے تمہارا خدا تمہیں دیکھ رہا ہے جس کا مطلب ہے کہ ان کی حالتیں تبدیل کی جائیں گی۔ ان کی غربت اور لاچاری کی حالتوں کو غنا میں تبدیل کر دیا جائے گا اور قوت میں تبدیل کر دیا جائے گا۔ یہ ہے معنی یہاں غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ کا۔ اللہ تعالیٰ نے صفات کے ذریعہ ان کو خوش خبری عطا فرمائی۔

پھر فرماتا ہے وَّلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ کہ ان لوگوں پر بھی کوئی حرج نہیں جن کے پاس کچھ خرچ کے لئے نہیں تھا لیکن وہ اپنی جانیں لے کر تیرے حضور حاضر ہو گئے اور چونکہ سفر لمبا تھا اور سواریاں درکار تھیں اور غربت کا یہ عالم تھا عالم اسلام کا کہ تو نے بھی آگے سے یہ عذر پیش کیا کہ اگر تمہارے پاس کچھ نہیں ہے تو میرے پاس بھی تو کچھ نہیں ہے کہ میں تمہاری جسم کی قربانی کو ہی قبول کر لوں۔ میں وہ سواریاں نہیں پاتا جن پر سوار کر کے تمہیں سینکڑوں میل کی مسافت پر قربانیوں کے طور پر بھجواؤں کیونکہ جس موقعہ پر یہ آیت نازل ہوئی ہے اس وقت شام کی سرحدوں پر خطرہ درپیش تھا اور دور کی مسافت طے کر کے صحابہؓ کو جانا تھا اور قربانیاں گویا کہ سواریوں پر لاد کر پیش کی جانی تھی خدا کے حضور۔ چونکہ سواریاں

میسر نہیں تھیں اس لئے آنحضور ﷺ نے یہ عذر فرمایا کہ میرے پاس تو اتنی بھی استطاعت نہیں کہ میں تمہاری جان کی قربانی کو قبول کرلوں۔ فرمایا ایسی صورت میں تَوَلَّوْا وہ ایسی حالت میں واپس مڑے ہیں کہ ان کی آنکھیں درد سے آنسو بہا رہی تھیں اور یہ عرض کرتے جاتے تھے کہ اے خدا ہم کچھ بھی خرچ نہیں کر سکتے تیرے حضور، ایسے نا کارہ ایسے بے کار ہو گئے ہیں کہ جان تھی وہ لے کر حاضر ہو گئے ہیں لیکن وہ بھی قبول نہیں ہو رہی۔ فرمایا ان پر بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

یہ جو محاورہ ہے کوئی حرج نہیں یہ بظاہر تو ایک معمولی سا انکار کا کلمہ لگتا ہے لیکن جیسا کہ انگریزی زبان میں بھی بعض دفعہ Negative میں بہت عظیم الشان تعریف کی جاتی ہے اسی طرح عربی میں بھی یہ محاورہ ہے کہ نفی کے رنگ میں بہت زیادہ مثبت مضمون قائم کیا جاتا ہے۔ تو کوئی حرج کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ادنیٰ سا بھی وہ خدا کی طرف سے یا خدا کے بندوں کی طرف سے پکڑ کے نیچے نہیں آئیں گے۔ خبردار جو ان پر ہاتھ ڈالا، خبردار ان کو بدنظر سے دیکھا۔ یہ خدا کی حفاظت میں آنے والے لوگ ہیں، جب خدا اعلان کرتا ہے کہ کوئی حرج نہیں تو مراد یہ ہے کہ کسی طرف سے ان کو تنگی نہیں دی جائے گی۔

اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ وَهُمْ اَغْنِيَآءُ (التوبہ :۹۱-۹۳)

فرمایا صرف ان لوگوں پر حرج ہے جو توفیق پاتے ہوئے بھی قومی ضرورتوں کے وقت خدا کی راہ میں کچھ خرچ نہیں کرتے۔ تو جہاں تک تو صف اول کے قربانی کرنے والوں کا تعلق ہے ان کے متعلق میں پہلے آیات تلاوت کر چکا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے کس محبت سے ان کا ذکر فرمایا ہے۔ جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جو توفیق نہیں پاتے، ان کا بھی بڑی تفصیل سے قرآن کریم نے ذکر فرمایا اور بڑی محبت اور پیار کے ساتھ ذکر فرمایا اور مغفرت کی بھی خوشخبریاں دی اور رحم کی بھی خوشخبریاں دیں۔ لیکن وہ طبقہ جو توفیق کے باوجود حصہ نہیں لے رہا ان کے متعلق فکر کرنی چاہئے وہ مستغنی ہو گئے ہیں دین کی ضرورتوں سے اس لئے یہ تو بہر حال یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان سے مستغنی کر دے گا اور دین کو ان کی فقیری، انکی احتیاج کی ضرورت نہیں پیش آئے گی۔ ایک طرف سے ضرورت پوری نہیں ہو سکے گی تو خدا دوسری طرف سے ضرورت پوری کرنے کے سامان پیدا کرے گا۔

لیکن صرف یہ کہنا بھی کافی نہیں ہے کیونکہ مالی قربانی کی جو اصل روح ہے وہ روحانی ترقی

ہے اور انسان کو گناہوں سے نجات دلا کر مالی قربانی خدا کے رستوں کی طرف پر گامزن کرتی ہے زکوٰۃ اس کا نام رکھا ہوا ہے اسی لئے کہ یہ نشو ونما پیدا کرتی ہے، تزکیہ نفس کرتی ہے، مخفی خوابیدہ صفات حسنہ کو ابھارتی ہے، جگاتی ہے اور بہت ترقی دیتی ہے۔ اسی طرح ہر مالی قربانی تزکیہ نفس بالعموم یہ کرتی ہے کہ بہت سے گناہ جھڑ جاتے ہیں، بہت سی مزید نیکیوں کی توفیق پاتا ہے انسان۔ تو ایسے لوگوں کو چھوڑ دینا اس خیال سے کہ خدا ضرورتیں پوری کردے گا ہم محتاج نہیں ہیں یعنی خدا کا دین محتاج نہیں ہے یہ درست نہیں ہے۔ پیسہ ان سے آپ نہ مانگیں شروع شروع میں بلکہ وضاحت کردیں کہ ہم پیسہ مانگنے نہیں آئے ہیں لیکن ان کی روحانی تربیت تو بہر حال فرض ہے، جماعت کا۔ اس لئے جماعت امریکہ ان کو کاٹ کر الگ نہ کرے بلکہ اگر ایسا کرے گی تو یہ خدا تعالیٰ کے منشا کے مخالف ہوگا اور ایک متکبرانہ فعل ہوگا۔

تکبر بھی ایک ایسی ظالم بلا ہے کہ وہ کئی طریق سے انسان کے نفس کے اندر داخل ہو جاتا ہے۔ نیکی کرتے کرتے نیکی میں تکبر داخل ہو جاتا ہے۔ چندہ دینے والے بعض دفعہ یہ سوچنے لگ جاتے ہیں کہ ہم تو اب چندہ دے بیٹھے ہیں اور یہ قربانیاں پیش کردیں اب یہ جو لوگ چندہ نہیں دے رہے یہ بڑے ذلیل لوگ ہیں اور بعض اوقات خط آجاتے ہیں کہ ان لوگوں کو کاٹ کر پھینک دیا جائے، یہ کیا حق رکھتے ہیں جماعت میں رہنے کا؟ ان کو ننگا کیا جائے، ان کو ظاہر کیا جائے۔ وہ بچارے غلطی سے ایسا کرتے ہیں میں ان کے لئے استغفار کرتا ہوں، سمجھاتا ہوں کہ یہ تمہاری سوچ غلط ہے، یہ مومن کی سوچ نہیں ہے۔ اللہ اس قسم کے بندے نہیں پیدا کرنا چاہتا، اللہ تعالیٰ تو اخلاص اور محبت کے ایسے نمونے قائم کرنا چاہتا ہے کہ دشمن کی بھی اصلاح کی طرف توجہ ہو کجا یہ کہ اپنوں کو انسان رد کردے۔ تو امریکہ کی جماعت کو تو بالخصوص میں یہ نصیحت کرتا ہوں کہ روپیہ تو اللہ تعالیٰ لے آئے گا اور انشاء اللہ تعالیٰ بہت سے ایسے دوست ہیں جو بکثرت مجھے چٹھیاں لکھ رہے ہیں کہ آپ کیوں محدود کرتے ہیں ان تحریکوں کو ہم بھی تڑپ رہے ہیں ہمیں بھی موقعہ دیا جائے۔

چنانچہ افریقہ سے بھی ایک احمدی خاتون کا خط آیا ہے کہ آپ مانگیں نہ مانگیں میں نے تو زیور دے دیا ہے اب اٹھالیں اس کو جس طرح مرضی کرنا ہے، ہم کیوں محروم رہیں اس نیکی سے؟ چنانچہ ان کو میں نے لکھا کہ ٹھیک ہے آپ محروم نہیں ہوں گی آپ جماعت کو زیور پیش کردیں۔ اسی

طرح بہت سے دیگر مما لک سے خط آ رہے ہیں۔ایک پاکستان سے ایک بچی نے خط لکھا کہ مجھے ایک غیر متوقع طور پر پچاس ہزار روپیہ خدا تعالیٰ نے عطا فرما دیا تو وصیت کا میرا باقی تھا وہ میں نے ادا کر دیا ہے باقی پندرہ ہزار بچے ہیں اور یہ آپ نے مانگا تو نہیں ہے مگر میں نے دے کے چھوڑنا ہے، یورپ والی جو تحریک ہے اس میں آپ ضرور مجھ سے لے لیں۔وہ بچی ہماری عزیز ہے، بے تکلف ہے، وہ اسی قسم کے خط لکھا کرتی ہے کہ بس میں نے دینا ہی ہے اب آپ جس طرح بھی ہے لینا ہی پڑے گا اس کو اور امانت پڑی ہوئی ہے مجھے فوراً بتائیں کہ کہاں داخل کراؤں؟

اسی طرح پاکستان کی ہی ایک اور بچی کا خط آیا ہے کہ میں نے کافی دیر سے جوڑ کر ڈیپ فریزر کی خواہش میں پیسے جمع کئے تھے لیکن میری خوش قسمتی کہ جب اتنے پیسے ہوئے جتنے میں اس وقت ڈیپ فریز آتا تھا جب میں نے جمع کرنے شروع کئے تھے اور وہ میرا ٹارگٹ تھا تو بجٹ آ گیا اور قیمتیں بڑھ گئیں ڈیپ فریزر کی اور ساتھ ہی یورپ کی تحریک بھی میرے کانوں تک پہنچ گئی تو اس وقت میں نے اپنی خوش قسمتی پر ناز کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس طرح مجھے بچا لیا ہے ورنہ میں خرید لیتی اور یہ روپیہ اب میں یورپ کی تحریک کے لئے پیش کر رہی ہوں۔تو خدا تعالیٰ کی راہ میں دینے والے مچل رہے ہیں ہر جگہ، بے قرار ہیں روحیں۔ایک بیمار عورت جو ہسپتال میں ہے اس کا خط آیا ہے کہ میرا زیور تو ایسی جگہ پڑا ہے کہ میں جاؤں خود ہی نکالوں جا کے اور میں بڑی بے قرار ہوں کہ میرا پتہ نہیں کیا بنتا ہے، میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے جلد توفیق دے میرے پر ایک بوجھ بن گیا ہے زیور، جب تک میں دے نہ لوں مجھے تسلی نہیں ہوگی۔ہسپتال سے فارغ ہوں اور جاؤں اور پھر تلاش کر کے دوں اور ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ جو میرے ہاتھ میں ہے اس وقت وہ تو میں دے رہی ہوں۔

تو خدا کے کام تو نہیں رکیں گے سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ایک ملک کی ضروریات اگر وہ ملک پوری نہیں کر سکتا تو دوسرے ملک ان ضروریات کو پورا کریں گے لیکن فکر کرنی چاہئے ایسے احمدیوں کی جن کے ضائع ہونے کا خطرہ ہے۔خصوصاً ایسے حالات میں جب کہ قوم بہت عظیم خطرات کے دور میں سے گزر رہی ہو۔اس وقت قوم کے ایک حصہ کو غیر معمولی قربانیاں کرتے ہوئے دیکھنا اور پھر خاموش بیٹھے رہنا، یہ اتنا بڑا گناہ ہے، اتنی بڑی سخت دلی ہے کہ اگر ان کو فوراً سنبھالا نہ گیا تو یہ لوگ ضائع ہو جائیں گے اور خدا کی ناراضگی کے نیچے آ جائیں گے اس لئے ان کی فکر کریں، ان سے بالکل

پیسہ نہ مانگیں، ان کو پیار سے سمجھائیں، محبت سے جماعت کے قریب لائیں، معلوم کریں کیا وجہ ہوگئی کیوں یہ اکھڑ گئے ہیں۔عبادتوں میں کمی تھی یا کوئی اور دنیاداری کی چیزوں نے ان کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ بہر حال ایک مہم چلا کر ان کی تربیت کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔

اب میں آپ کو چند مثالیں دیتا ہوں کہ کس طرح جماعت کے دوست قربانی میں اپنے اخلاص اپنی محبت میں کیسے کیسے بلند مقامات کو چھو رہے ہیں۔زیورات کی تحریک تو نہیں کی گئی تھی مستورات نے خود ہی، انگلستان کی مستورات نے زیورات دینے شروع کئے اور بہت ہی اعلیٰ نمونہ دیکھایا ہے انگلستان کی خواتین نے۔ جب اس کا ذکر آیا جمعہ میں تو بات پھیل گئی اور جرمنی میں جو احمدی نوجوان ہیں ان کی بیویوں نے بھی اس میں حصہ لینا شروع کیا اور جہاں تک جرمنی کی جماعت کا تعلق ہے اب تک کے اعداد وشمار سے تو یہی لگتا ہے کہ وہ بعد میں آنے کے باوجود آپ سے آگے بڑھ گئے ہیں یعنی انگلستان کی جماعت سے اور غیر معمولی طور پر اپنی آمد کے مقابل پر انہوں نے خدا کی راہ میں زیادہ کھل کر چندے دیئے ہیں۔ یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ انفرادی طور پر ہر فرد آگے بڑھ گیا یہ تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ اللہ کے سوا کوئی نہیں جان سکتا کہ انفرادی طور پر کون آگے بڑھا ہے۔ دل کے حالات پر خدا کی نظر ہے، کمزوریوں پر، مجبوریوں پر خدا کی نظر ہے اس لئے یہ فتویٰ تو نہ میں دینے کا اہل ہوں، نہ مجاز ہوں، نہ دوں گا لیکن جو عمومی نظر آتی ہے چیز، ایک تصویر عمومی ابھرتی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ جرمنی کی جماعت اللہ کے فضل سے بہت آگے بڑھ گئی ہے۔ چنانچہ آپ اس سے اندازہ کریں جہاں تک تعداد جماعت کا تعلق ہے انگلستان کی جماعت جرمنی کی جماعت کے مقابل پر چھ سات گنا کم سے کم زیادہ ہے اور اگر مالی حالات برابر سمجھے جائیں حالانکہ برابر نہیں ہیں کیونکہ وہاں بہت سے نوجوان بے کار بھی ہیں اور کئی قسم کی مشکلات میں گھرے ہوئے ہیں، کئی ہیں جو صرف حکومت سے جو گزارے مل رہے ہیں اسی پر رہ رہے ہیں۔ یہاں بھی ایسے ہوں گے مگر وہاں تعداد زیادہ ہے۔ تو بہر حال چھ سات گنا زیادہ تعداد ہے انگلستان کے احمدی احباب کی اور اب تک انگلستان کی طرف سے پاؤنڈوں میں اگر پیش کیا جائے تو دولاکھ ترانوے ہزار تین سو ننانوے پاؤنڈ چندہ موصول ہوا ہے یعنی وعدے موصول ہوئے ہیں۔ اور جرمنی کی طرف سے اب تک دولاکھ بتیس ہزار دوسو چالیس پاؤنڈ کے وعدہ موصول ہو چکے ہیں۔

جہاں تک دیگر قربانیوں کے نمونوں کا تعلق ہے اس لحاظ سے بھی خدا کے فضل سے جرمنی پیچھے نہیں ہے بلکہ بعض بڑے دلچسپ ایمان افروز واقعات پہنچ رہے ہیں۔ مثلاً ایک نوجوان آئے ہوئے تھے میٹنگ کے سلسلے میں فرینکفرٹ اور وہیں ان کو اطلاع ملی کہ یورپ کے لئے تحریک ہوئی ہے، اس سے پہلے ان کے وکیل کی چٹھی آچکی تھی کہ تمہارا جو کیس چل رہا ہے عدالت میں اس کی میری دو ہزار مارک فیس ہے وہ تیار رکھو کیونکہ اس کے بغیر وہ کیس نہیں چلے گا تو دو ہزار مارک ہی ان کے پاس تھا اس وقت انہوں نے فیصلہ کیا کہ میں نے تو اب اس تحریک میں حصہ لینا ہی ہے دیکھا جائے گا ملک مجھے باہر نکالتا ہے یا رہنے دیتا ہے، وکیل کی فیس دے سکوں یا نہ دے سکوں۔ کانوں میں آواز پہنچ گئی ہے اس لئے میں نے بہر حال یہ روپیہ دے دینا ہے۔ چنانچہ وہاں سے وہ دے کر اٹھے اور واپس جانے کے بعد ان کو وکیل کی طرف سے چٹھی آئی کہ تم بالکل فکر نہ کرو حکومت نے تمہاری طرف سے فیس ادا کر دی ہے۔ عجیب اللہ کی شان ہے اس لئے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ دل کی کیا کیفیت تھی قربانی کے وقت اور خدا تعالیٰ کس حالت میں انسان کو پاتا ہے اور کس طرح اس پر رحمت کی نظر فرماتا ہے؟ ہم تو جو اطلاعیں ملتی ہیں ان سے اندازہ لگاتے ہیں مگر خدا عالم الغیب ہے عالم الشہادۃ ہے ہر چیز پر نظر رکھتا ہے یہ یقینی طور پر ایک ضمانت ہے کہ خدا کسی قربانی کرنے والے کی کسی محسن کی قربانی کو ضائع نہیں فرمائے گا بلکہ بندے اسے ہمیشہ غفور اور رحیم پائیں گے۔

ایک جرمنی میں ایک احمدی دوست نے چٹھی لکھی مبلغ کو وہ انہوں نے پھر مجھے بھجوادی۔ اس میں ایک عجیب نقشہ کھنچا ہوا تھا جو کچھ ان کے پاس تھا وہ تو انہوں نے چندے میں دے دیا اور واپس جا کر ساتھ ٹیپ لے گئے، کیسٹ ایک خطبہ کی جس میں قربانی کرنے والوں کا ذکر تھا اور اپنی بیوی کو سنانی شروع کی۔ وہ معلوم ہوتا ہے غریب لوگ ہیں زیادہ ان کے پاس زیور نہیں تھا خاتون کے پاس لیکن انہوں نے جو نقشہ کھینچا ہے وہ بڑا ہی دردناک ہے۔ کہتے ہیں وہ ٹیپ سنتی جاتی تھی اور بلک بلک کے رو رہی تھی کہ کاش میرے پاس بھی ہوتا تو میں پیش کرتی اور جو ہے وہ اتارتی جاتی تھی ساتھ ساتھ اور بالکل خالی ہوگئی۔ یہ جو کچھ ہے یہ تو فوراً بھجواؤ لیکن میں اس بات پہ رو رہی ہوں کہ کاش میرے پاس ہوتا یہ تو پیش کرنے والی چیز کوئی نہیں ہے۔ اس خاتون کو بھی میں خوش خبری دیتا ہوں تمہارا بھی قرآن کریم میں ذکر ہے، اللہ تعالیٰ ان رونے والوں کا جب ذکر فرماتا ہے تو تم بھی اس میں شامل

ہو۔ کتنی عجیب کتاب ہے! کیسا عظیم کلام ہے اور کیسے عظیم ہمارے آقا ہیں محمد مصطفی ﷺ کہ جس حالت میں بھی ہمیں وہ خدا پاتا ہے آپ کی غلامی میں ہم پر رحمت اور فضل ہی کی نظر ڈالتا ہے۔

ایک اور بچی کے متعلق اطلاع ملی کہ نئی نئی دلہن پاکستان سے آئی تھی اور زیورات جو دیئے تھے اس کی خواہش تو یہی تھی کہ جاؤں گی خاوند سے ملوں گی تو زیورات پہن کر سج کر پھر مجالس میں جایا کروں گی تو جب اطلاع ملی تو ابھی اس نے زیور پہنا نہیں تھا کوئی۔ چنانچہ ایک دفعہ بھی نہیں پہنا سارا زیور اسی وقت جماعت کی خدمت میں پیش کر دیا اور پھر ایسے جو قربانی کرنے والے ہیں وہ اپنے اوپر کوئی رحم نہیں کرتے یعنی یہ خیال نہ کریں کہ وہ بڑے درد محسوس کرتے ہیں کہ ہم سے یہ کیا ہو گیا ہمارے ہاتھ خالی ہو گئے کیونکہ جو خط آتے ہیں اس میں اصل لطف کی بات یہ ہے وہ اتنے پیار اور محبت سے اپنے خالی ہاتھوں پر نظر ڈالتی ہیں عورتیں پھر جب شیشوں میں دیکھتی ہیں اپنے چہروں کو کہ وہاں جھومر نہیں ہے کوئی، کوئی بُندے باقی نہیں رہے، کوئی بالی باقی نہیں رہی تو بڑا ہی سرور حاصل کرتی ہیں کہتی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یہ ہے زینت جو خدا کی راہ میں ہمیں نصیب ہوئی ہے۔ تو یہ ایک ایسی جماعت ہے جس کی کوئی مثال نہیں ہے۔ ساری کائنات میں جماعت احمدیہ جیسی آج کوئی جماعت نہیں ہے یہ خلاصہ ہے کائنات کا۔ **کیسے ممکن ہے کہ خدا اس جماعت کو مٹنے دے؟ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ بڑے بڑے متکبر آئے ہیں پہلے بھی مٹانے کے لئے اور خود مٹ کر صفحہ ہستی سے غائب ہو گئے اور بھی بہت آئیں گے کیونکہ جماعت کا جو رستہ ہے یہ تو رستہ ہی قربانیوں کا رستہ ہے لیکن یہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ان بندوں کو خدا نہیں مٹنے دے سکتا جن کے اندر خدا کی محبت اس طرح ٹھاٹھیں مار رہی ہو اور جو کچھ خدا نے دیا ہو وہ پیش کرتے ہوں اور پھر روتے ہوں کہ ہم پیش کچھ بھی نہیں کر سکے۔**

جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے بہت سے خطوط ہیں اس کثرت سے روزانہ آتے ہیں کہ جو زخم غیر لگاتے ہیں وہ ان کے اوپر لگتا ہے پھاہا رکھ رہے ہیں یعنی بیک وقت ایسی اطلاعیں ملتی ہیں کہ جماعت کے دوستوں کے اوپر ظلم ہو رہا ہے، احمدیت پر مظالم ہو رہے ہیں جس سے سینہ چھلنی ہو جاتا ہے اور ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ یہ اپنی رحمتیں نازل فرماتا ہے اس قسم کے نمونوں کے ساتھ کہ جماعت کے اندر جو اخلاص بڑھ رہا ہے پہلے سے محبت بڑھتی چلی جارہی ہے، قربانی کی روح بڑھتی چلی جارہی ہے جس طرح وہ اظہار کرتے ہیں اپنا سب کچھ خدا کی راہ میں پیش کرنے کی تمنائیں لے کر آتے ہیں وہ

ساری ایسی چیزیں ہیں جو ساتھ ساتھ ان زخموں کو مندمل کرتی چلی جاتی ہیں ورنہ جس قسم کے حالات میں سے جماعت گزر رہی ہے وہ کوئی زندہ رہنے والے حالات نہیں ہیں ۔ یہ جماعت کا اخلاص ہی ہے جو بچائے چلے جا رہا ہے، سہارے دیتا چلا جا رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ شعر یاد آجاتا ہے کہ

ہیں تری پیاری نگاہیں دلبرا اک تیغ تیز
جن سے کٹ جاتا ہے سب جھگڑا غمِ اغیار کا
(سرمہ چشم آریہ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ: ۵۲)

تو بیک وقت غم اغیار بھی ہے اور دلبرا کی پیاری نگاہیں بھی ہیں جو غم اغیار کے جھگڑے کو کاٹتی چلی جاتی ہیں۔

ایک انگلستان کی بچی کے ذکر کے بعد میں اس مضمون کو فی الحال ختم کرتا ہوں۔ بچیوں کا بھی تو ذکر آنا چاہئے کہ احمدی بچیاں کس مزاج کی ہیں۔ ایک بچی لکھتی ہے کہ یہ جو پاؤنڈ ہے، ایک پاؤنڈ یہ مجھے فلاں وقت حضرت چھوٹی آپا نے انعام دیا تھا اور یہ جو پیسے ہیں یہ سیدہ مہر آپا جب آئی تھیں تو انہوں نے انعام دیا تھا اور یہ جو پیسے ہیں یہ طاہرہ صدیقہ جب تشریف لائیں تھیں پچھلی دفعہ تو انہوں میری حسن تلاوت یا حسن قراءت پر انعام دیا تھا اور یہ جو پیسے ہیں یہ سکول نے مجھے اچھی تقریر پر انعام دیا تھا اور یہ جو پیسے ہیں یہ مجھے فلاں وقت انعام میں دیا تھا اور میں نے سب جمع کئے ہوئے تھے، اب تحریک سن کے میں سارے پیش کر رہی ہوں لیکن اس التجا کے ساتھ کہ دعا یہ کریں اب کہ آئندہ جب بھی مجھے خدا دیا کرے میں تھوڑے سے اپنے پاس رکھ لیا کروں باقی سارے خدا کی راہ میں پیش کر دیا کروں۔ عجیب نمونے ہیں جو میں کہہ رہا تھا کہ نئے سنگ میل رکھے جا رہے ہیں اس میں کوئی مبالغہ نہیں۔ چھوٹی سی عمر کی بچی اس کے جذبات کا اندازہ کریں کہ کس طرح خدا کی راہ میں پیش کر رہی ہے اور پھر یہ تمنا لے کر آتی ہے، درخواست یہ کر رہی ہے کہ آئندہ بھی ساری زندگی کے لئے میرے لئے یہ دعا کریں کہ تھوڑا سا اپنے پاس رکھا کروں باقی سارا اپنے اللہ کی راہ میں پیش کر دیا کروں۔

تو جماعت جس درد کے دور سے گزر رہی ہے اس کے ساتھ انعام بھی تو نازل ہو رہے ہیں خدا کے، دن بدن لحہ بہ لحہ اس جماعت کی کایا پلٹ رہی ہے۔ نئی رفعتیں حاصل ہو رہی ہیں۔ آج

جماعت اس مقام پر نہیں کھڑی جس پر جماعت آج سے دو مہینے پہلے کھڑی تھی۔ اگر آپ پیچھے مڑ کر دیکھیں تو جس طرح بہت بلند پہاڑوں پر چڑھنے والے کوہ پیما جایا کرتے ہیں تو تھوڑی دیر کے بعد وہ نیچے نظر ڈالتے ہیں تو بہت پیچھے، بہت نیچے اپنی پرانی جگہیں دکھائی دیتی ہیں۔ تو مجھے تو یوں ہی لگ رہا ہے کہ میں ایک عظیم پہاڑ کے اوپر چڑھ رہا ہوں جماعت کے ساتھ اور ہر آن جب میں نظر ڈالتا ہوں تو پہلا مقام بہت پیچھے اور بہت نیچے دکھائی دیتا ہے اس لئے اس خدا سے کبھی شکوہ کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوسکتا جو مصیبتوں کے وقت بھی ایسے فضل اور ایسے انعام لے کر آتا ہے۔

پس اپنے صبر کا معیار بھی بڑھائیں اپنے شکر کا معیار بھی بڑھائیں اور پھر دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو دن بدن کتنی ترقیات عطا فرمائے گا اور ابھی اس کے نزدیک یہ ابتلا کا دور ہے، انعام کے دروازے ابھی کھلنے والے ہیں۔ یہ ابتلا ہیں جو انعام بن کر آرہے ہیں جماعت کے لئے اور اس کے بدلے میں پھر انعام آنے والے ہیں۔ اللہ کے فضلوں کی کوئی انتہا نہیں ہوتی، اس کا کوئی کنارہ نہیں ہے اس کے فضلوں کے سمندر کا کہ جس تک آپ پہنچ کر کہیں کہ اب ہم یہاں پہنچ گئے۔ اس لئے آپ کی زندگی اس کے فضلوں کے اندر ختم ہوگی اس کے فضل آپ کی زندگیوں میں ختم نہیں ہوسکتے۔ ایسے خدا سے ہم نے تعلق جوڑا ہے ایسے خدا سے سودا کیا ہے۔

آخر پر میں اب یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ وہ سب دوست مرد اور خواتین جو مجھے باہر سے خطوط لکھ رہے ہیں کہ ہمیں بھی ضرور موقع دیں کیونکہ یہ آج کل خاص ایام ہیں اور غیر معمولی لذت پاتی ہے جماعت قربانی میں، اس لئے میں اپنے پہلے فیصلے کو بدلتا ہوں اور یورپ اور امریکہ کے مراکز کے لئے ساری جماعت کو اجازت دیتا ہوں کہ جس جس جگہ سے بھی کوئی مخلص کچھ پیش کرنا چاہئے وہ پیش کردے۔ لیکن یہ خیال رکھیں کہ حد اعتدال میں رہیں، بعض اوقات ایسے آتے ہیں قوموں پر جب کہ ابھارنا پڑتا ہے کہ ابھی تمہارا معیار تھوڑا ہے اور بلند کرو۔ آج جس دور میں سے گزر رہے ہیں مجھے اب یہ فکر ہے کہ ذرا کم کرو اتنا زیادہ آگے نہ بڑھو کیونکہ مجھے ذہن میں ہمیشہ وہ حقوق آتے ہیں جو خدا تعالیٰ نے فرض فرما دیئے ہیں اور یہ خوف پیدا ہوتا ہے کہ وہ بنیادی حقوق تلف کر کے کہیں قربانی کی راہوں میں آگے نہ بڑھیں اس لئے توازن کو قائم رکھتے ہوئے اپنے دوسرے حقوق ادا کرتے ہوئے عفو کا جو طریق خدا تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ جو بچتا ہے پھر وہ سب کچھ پیش کردو۔ تو ساری دنیا کی

جماعتیں اب آزاد ہیں کہ حسب توفیق عفو کے مطابق قرآنی تعلیم کی حدود میں رہتے ہوئے وہ بھی ان لذتوں سے حصہ پائیں جن لذتوں سے آج اہل یورپ بالخصوص اور اہل امریکہ کا ایک حصہ ایک طبقہ بڑے نمایاں طور پر حصہ پا رہا ہے۔

جہاں تک دیگر مالی رپورٹوں کا تعلق ہے یہ جو آخری جمعہ ہوا کرتا ہے مالی سال کا یہ عموماً اسی ذکر پر محدود ہوتا ہے، یعنی مالی قربانی کے ذکر پر اور صدر انجمن اور دیگر جماعت کی جو انجمنیں یا مجالس ہیں ان کی قربانیوں کو جانچنے کا یہ آخری ہفتہ ہوتا ہے کیونکہ اب ایک دو دن تک تو مہینہ اور سال ختم ہو جائے گا لیکن افسوس ہے کہ تفصیلی رپورٹ مجھے پاکستان سے ابھی تک نہیں مل سکی۔ پاکستان میں تو منٹ منٹ کی رپورٹ آرہی ہوتی تھی کہ اب یہ حالت ہوگئی ہے، اب یہ ہوگئی ہے لیکن کل تک کل کی جو اطلاع ناظر صاحب اعلیٰ کی فون سے ملی تھی وہ یہ تھی کہ اگر چہ پچھلے سال کے مقابل پر بجٹ غیر معمولی طور پر زیادہ تھا غالباً دو کروڑ چھ لاکھ تھا جو بڑھ کر دو کروڑ ستر کے لگ بھگ پہنچ گیا تھا۔ تو کل کی خوشخبری یہ تھی کہ بجٹ سے کئی لاکھ روپے زائد وصولی ہو چکی ہے ابھی تک اللہ کے فضل سے اور یہ جو خدشہ تھا کہ ان حالات میں ان پریشانیوں میں برا اثر نہ پڑے یہ اللہ نے فضل فرمایا ہے نہ صرف یہ کہ برا اثر نہیں پڑا بلکہ بڑھ گیا ہے چندہ اور باقی جو دو دن ہیں ان میں ابھی بہت سی رقمیں آنے والی ہیں، بہت سے حساب دیر میں پہنچتے ہیں۔ ہوتا یہ ہے کہ مالی سال جب بند ہو بھی جائے تو چند دن بعد تک بھی اطلاعیں ملتی رہتی ہیں اس لئے امید یہی ہے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ جس طرح پہلے پاکستان کی جماعتوں کو بجٹ سے لکھوکھہا روپیہ زائد دینے کی توفیق ملتی رہی ہے اس دفعہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ یہی ہوگا۔

ان سارے مخلصین کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں، بہت سی جماعتیں بھی اطلاعیں بھجوا رہی ہیں رمضان کی آخری دعاؤں میں شامل ہونے کی لالچ میں اور وقت تو میرے پاس نہیں ہے کہ انکا تفصیل سے یہاں ذکر کروں۔ نہ ہمارے پاس یہاں اس وقت اتنا عملہ ہے کہ سارے کام کو احسن رنگ میں سمیٹ سکے۔ عملہ پرائیوٹ سیکریٹری اتنا ہوا کرتا تھا پاکستان میں کہ وہ یہاں کے ایک دو کارکن اور جمع رضا کار یہ ان کے مقابل پر بہت ہی تھوڑے ہیں تعداد کے لحاظ سے لیکن یہ بھی میں ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ جماعت انگلستان کو اللہ تعالیٰ وقت کی قربانی کی عظیم الشان توفیق عطا فرما رہا ہے اور یہ چند رضا کار مل کے جو دن رات اپنے آپ کو پیش کئے ہوئے ہیں خدمت میں ہر سارے کام کو

سنبھال رہے ہیں۔ مجھے تو سمجھ نہیں آتی یہ کام چل کیسے رہا ہے؟ اتنی ڈاک ہوتی ہے لیکن اللہ کے فضل سے روز کے روز بغیر قرض رکھے ہم ڈاک نکال دیتے ہیں اور دوسرے کام اس کے علاوہ ہیں تو مالی قربانی ہو یا جانی قربانی ہو ہر پہلو سے معیار بہت بڑھ گیا ہے تو بالعموم سب کو یاد رکھیں جتنے بھی قربانی کرنے والے ہیں ان کو رمضان کا جتنا وقت بھی باقی ہے اب اس میں خصوصیت کے ساتھ یاد رکھیں اس لئے درس کے بعد جو دعا ہوگی اس میں دوبارہ ان کے متعلق تفصیلی اعلان کی ضرورت نہیں ہوگی ۔جن دوستوں تک یہ آواز پہنچ رہی ہے وہ آخری دعا میں مالی قربانی کرنے والوں کو بھی، جانی قربانی کرنے والوں کو بھی اور ان کو بھی جن سے جبراً نہایت دردناک قربانیاں لی جارہی ہیں ان سب کو اپنی دعاؤں میں خصوصیت سے یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ جلد فضل لے کر آئے اور ہمارا صبر نہ ٹوٹے ہمیں توفیق دے کہ ہم ہمت اور حوصلہ کے ساتھ اس کی راہ میں قربانیاں دیتے چلے جائیں۔ (آمین)